

قسط 8

اما میں آپ کے لیے اتنے سارے پھول لائی ہوں۔۔

وہ چھ سال کی بچی مسکراتی آنکھوں

سے اپنی ماں کو بتا رہی تھی۔۔

اچھا دکھاؤ ذرا کہاں ہے۔۔

وہ اس بچی کا گال چومتے بولی۔۔

باہر ہیں چلیں۔۔ وہ اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے

اسے باہر کی طرف لے جا رہی تھی۔۔

کہاں سے لائی ہو اشرف چاچا کے باغ سے توڑے ہیں۔۔

وہ شرارت سے اس بچی کو دیکھتی مخاطب ہوئی۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

وہ اب ان پھولوں کو پکڑ کر خوشبو

کو اپنے اندر اتار رہی تھی۔۔

وہ آرزو تھی۔ اس بچی کی ماں بہت حسین۔۔۔

انہتا ہو بہو اپنی ماں کی طرح دیکھتی تھی۔۔

وہ اپنی بیٹی کو گود میں بٹھائے اس سے

پھولوں کی خوبصورت باتیں کر رہی تھی۔۔۔

تبھی کوئی گھر کے اندر نشے کی حالت میں داخل ہوا۔۔۔

اس شخص نے ایک نظر اس عورت کو دیکھا

اور اس کے ساتھ لگی اس معصوم سی بچی کو دیکھا۔

اوو تو کل کہا تھا دفع ہو جا

ہماری زندگی سے بڑی ڈیٹ ہے۔۔

اپنی ماں کی طرح۔ وہ ہنستا ہوا بولا۔

یہ تو لائی ہے ایسی حرکتیں تو ہی کر سکتی ہیں۔۔

وہ ٹیبل پہ پڑے پھولوں کو دیکھتا

ہوا اپنی اس بچی سے مخاطب ہوا۔

ایسے پھول تیری ماں کا ایک عاشق بھی اسے دیتا تھا۔۔

لیکن پھر تیری ماں نے اس عاشق کو چھوڑ کر۔۔

میرے ساتھ گھر سے بھاگ گئی۔۔

اس کا تو بس چلے یہ آج اس عاشق کے ساتھ چلی جائے۔۔

تیری بھی پرواہ نہ کرے تجھے بھی چھوڑ دے۔۔

اسے اپنی زندگی میں لے آئے۔۔ وہ آرزو کی

طرف آنکھیں نکلتا ہوا بولا۔۔

بکواس بند کرو۔۔

خبردار اگر میری بیٹی کے سامنے کوئی ایسی بات کی۔۔

میری قسمت خراب تھی کہ مجھے

تم جیسی شخص کے ساتھ رہنا پڑ رہا ہے۔۔۔

اندھی ہو گئی تھی میں اس وقت

لیکن اب اندھی نہیں رہی۔۔

کم عمر تھی میں اسی لیے تمہاری باتوں

میں آگئی ورنہ میں تمہیں کبھی دیکھتی تک نہیں۔۔۔

وہ اپنی بچی کے کانوں پر ہاتھ رکھتی بولے جارہی تھی۔۔

اما پھول۔۔

انہتا باپ کی طرف دیکھتے ڈرتے سہمتے بولی۔۔

یہ پھول۔۔ وہ ٹیبل پہ پڑے پھولوں

کو ہاتھ میں لیتا ہوا بولا۔۔

لے لو میرے قریب آکر میرا بچہ۔۔۔

انہتا نے ایک نظر اپنی ماں کی طرف دیکھا

جو اسے اس کے قریب نہ جانے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔

وہ کچھ ہمت کرتی ہوئی اپنے باپ کی قریب گئی۔۔

بابا پھول۔۔۔

ایک زوردار آواز گھر کی دیواروں سے ٹکرائی تھی۔۔

وہ انہتا زمین پر گری تھپڑ کے صدمے میں تھی۔۔

آرزو فوراً بھاگتی ہوئی انہتا کو خود میں چھپانے لگی۔۔

جب کہ وہ شخص ان پھولوں کو زمین

پر پھینک کر ایسے روند رہا تھا۔۔

جیسے ان پھولوں کی اہمیت ہی نہ ہو۔۔

جیسے جیسے پھول اس شخص کے پاؤں

کے نیچے دب رہے تھے ویسے ویسے انتہا

بھی زمین کے اندر دفن ہو رہی تھی۔۔۔

اگر آج کے بعد تو اس گھر میں پھر

سے پھول لائی تو زندہ دفن کر دوں گا۔۔

ایسے ہی تیری طرح پھول زیان نامی

شخص بھی دیتا تھا اس عورت کو۔۔۔

میں نے سوچا تھا تجھ سے شادی کروں گا۔

تو امیر کبیر ہو جاؤں گا۔ لیکن وہ تیرا باپ ساری

جائیداد سے تجھے نکل باہر پھینکا۔

یتیم کو دینے کے لیے تیرے باپ کے پاس

بڑا کچھ تھا لیکن صرف تجھے دینے کے لیے کچھ نہ تھا۔۔

وہ شخص ادھورے ٹوٹے پھوٹے لفظوں

میں اپنی بات بول رہا تھا کہ۔۔

اچانک سے اٹھتا چلتا ہوا باہر کی طرف چلا گیا۔

جب کہ پیچھے انہما کی سسکیاں گونجنے لگی۔

آرزو اچھے سے جانتی تھی وہ شخص

کسی کو نہیں بخشے والا۔

وہ ایک درندہ انسان ہے۔

جس کی زندگی صرف اور صرف نشہ ہے۔

اور کچھ نہیں اگر اسے پتہ ہوتا کہ۔

اس کی زندگی اس سے شادی کر کے ایسے برباد ہوگی۔

تو وہ کبھی بھی شادی نہ کرتی اس سے۔

اس نے اپنی اور اپنی بیٹی کی زندگی برباد کر دی۔۔

اس نے کچی عمر کا کچا سودا کیا تھا۔۔

کم عمر میں گھر سے بھاگ کر اس نے

اپنا بہت بڑا نقصان کیا تھا۔۔

وہ کتنی خوش تھی اپنی پرانی زندگی میں۔۔

کاش کہ زندگی اسے ایک موقع دوبارہ دیتی۔

لیکن زندگی موقع ہی تو نہیں دیتی۔۔۔

گاڑی ایک عالی شان خوبصورت کر کے اندر داخل ہوئی۔۔

گھر آگیا ہے۔۔

مراد نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔

جو اپنے ہاتھوں کے ساتھ الجھی ہوئی تھی۔۔۔

جی اچھا۔۔۔

وہ جلدی سے دروازہ کھول کر باہر کو نکلی۔۔

ساتھ مراد بھی گاڑی سے باہر نکل آیا۔۔

اس نے اشارے سے گاڑی کو سامان اندر رکھوانے کا آرڈر جاری کیا۔۔

اس نے ابھی گھر کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ۔۔

پھولوں کی قطار نے ان دونوں کا استقبال کیا۔۔

انہما اتنے سارے پھول دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

آؤ مجھے اچھے سے پتہ ہے یہ کس نے کیا ہے۔۔

وہ انہما کو مسکراہٹ پاس کرتا ہوا بولا۔۔

مراد خان نے ان پھولوں پر اپنا پہلا قدم رکھا تھا۔۔

میری زندگی میں تم ان پھولوں کی

خوشبو کی طرح ہو جو مجھے بے حد پسند ہے۔۔

پیچھے انہٹا نے ان پھولوں پر اپنا پہلا قدم رکھا۔

تم کتنے خوش نصیب ہو۔۔

تمہیں پیدائش سے ہی پھول مل رہے ہیں۔۔

کوئی تمہارے لیے اتنا کرتا ہمیں تو

صرف کانٹے ملے ہر چیز میں۔۔

سب کچھ تمہارے پاس ہے اور

شاید میرا ادھا حصہ بھی اب۔۔

مراد آگے سیڑھیوں پر گیا۔۔

جہاں پھولوں کی قطار بنی ہوئی تھی۔۔

اب وہ اپنے قدم اوپر کی طرف لیے جا رہا تھا۔

وہ خاموشی سے اس کے پیچھے

چل رہی تھی اور یہ

سوچ رہی تھی کون

پتھروں کی جگہ پھول بچھا کر چلا گیا۔۔۔

مراد ایک دروازے کے قریب آ کر روکا۔

یہ صاف واضح تھا کہ کمرہ بھی پھولوں سے مہکا ہے۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر اس لڑکی کو دیکھا

جو صرف اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ میرا کمرہ کہاں ہے میں اپنے

کمرے میں چلی جاتی ہوں۔۔۔

وہ کچھ الجھتے ہوئے بولی۔۔

وہ تو نیچے ہے۔۔

ایسا کرو تم یہ کمرہ دیکھ کر چلی جانا۔

وہ سر پکڑتا بولا۔۔

لیکن میں آپ کا کمرہ کیوں دیکھوں گی۔۔

اس نے اس کے سامنے اپنی دلائل رکھی۔۔

بس یہ بتانا کیسا ہے کمرہ اچھا

ڈیکور ہوا ہے یہ پھر عام سا۔۔

اس نے اس پر آنکھیں گاڑتے ہوئے یہ کہا۔۔

جی لیکن میرا جانا بنتا نہیں ہے۔۔

آپ کے کمرے میں آمنہ باجی نے

منع کیا ہے آپ کے کمرے میں جانے سے۔۔

وہ اس کے سامنے آمنہ باجی کی نصیحت رکھ رہی تھی۔۔

میں کون سے تمہیں رات کمرے

میں رہنے کا کہہ رہا ہوں صرف تمہیں

کمرہ دیکھنے کا ہی کہا ہے۔۔ وہ تھوڑا مایوس ہوتا ہوا بولا۔۔

اسے آمنہ باجی سے امید نہیں تھی کہ وہ

ایسی نصیحتیں کر کر اسے بھیجیں گی۔۔

انہتا کو یہ پتہ چل چکا تھا کہ

وہ اپنی بات منوا کر رہتا ہے۔۔

سو وہ اس کی بات مانتے ہوئے کمرے

کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔۔

جہاں ہر طرف پھول ہی پھول تھے جیسے

وہ کمرہ کم کوئی گلاب کے پھولوں کا باغ ہو۔۔

پچھے وہ بھی کمرے میں داخل ہو گیا۔۔

اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔

وہ لڑکی اس کمرے میں اس قدر

کھوئی ہوئی تھی کہ اسے دروازہ بند ہونے

کی آواز تک سنائی نہ دی۔۔ مراد کمرے کو نہیں

اس وجود کو دیکھ رہا تھا جس کے لیے۔

اس نے یہ سب کیا تھا۔۔

اس نے جو اسے راستے میں تکلیف دی تھی۔۔

اس کی معافی بھی تو مانگنی تھی

سو اس نے یہ طریقہ آزمایا۔۔

پھولوں سے استقبال کر کے اس لڑکی کا۔۔

انہتا نے اپنی نظر گھما کر بیڈ کی طرف

دیکھا جہاں پہ ایک فقرہ لکھا ہوا تھا۔۔

WELCOME MY SWEETHEART

وہ اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے مسکرائی۔۔

مراد نے آج پہلی بار اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

اس نے آج اپنی محبت کا پتہ پھینکا تھا۔۔

اس لڑکی کی آنکھیں اسے ماضی

کے ایک حادثے کی طرف لے گئی۔۔ کہ اچانک

اسے اس کمرے میں اب اپنا سانس بند

ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

مراد کو انہتا کے چہرے کا رنگ بدلتا ہوا محسوس ہوا۔

اس نے اس کا ہاتھ زور سے تھام لیا۔

جبکہ اسے تو کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔

کیا ہو ہے انہتا۔۔ وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

بابا مجھے مت مارنا۔

میں نہیں لاؤں گی پھول آئندہ۔

وہ صحیح کہتے تھے یہ آپ کے۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔

کوئی اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔

مجھے لگا آپ مختلف ہے مگر نہیں آپ بھی ان کی طرح ہے۔۔

آپ اور بدل جائیں ایسا ممکن نہیں۔۔۔

کوئی اپنے بچہ سے بھی زیادتی کرتا ہے۔۔۔

آپ نے سب کچھ تباہ کر دیا۔۔۔ سب۔۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔

وہ گردن ہلاتے یہ الفاظ دہرا رہی تھی۔۔۔

مراد نے انہما کو زور سے جھنجھوڑا۔۔۔

ہوش میں آؤ انہما۔۔۔ انہما کیا ہوا ہے۔۔۔

کئی پل وہ اس چہرے کو دیکھتی رہی۔۔۔

پھر وہ خود کو سنبھالتی ہوئی اس سے پیچھے ہو گئی۔۔۔

تبھی اس کے دماغ میں ہلچل مچی۔۔۔

اسے سامنے موجود چہرہ دھندلا نظر آرہا تھا۔۔

وہ میں۔ ماما۔ نہیں۔۔ طل۔۔ لاق۔

انہتا زمین پر گرنے کے بجائے مراد

کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی گری۔۔

جبکہ مراد نے اسے فوراً تھام لیا۔۔

وہ جلدی سے ڈاکٹر کو فون کرنے لگا۔۔

جو ایک پل میں پھولوں کو دیکھ کر

خوش تھی پھر اچانک یہ سب کچھ۔۔

وہ پریشانی سے اس کے بالوں کو چھو رہا تھا۔۔۔

میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔

میں ہر اس چیز کو مٹا دوں گا جو تمہیں تکلیف دیں۔۔

بس تم میرا ساتھ دینا تم میرا ہاتھ تھام لینا۔

مجھے چھوڑ کر مت جانا۔

مر جاؤ گا جیتے جی میں۔۔۔

مردہ دل کی دھڑکن کی طرح ہو جاؤں گا میں۔۔۔۔

ڈاکٹر آکر جا چکا تھا۔۔۔

جب کہ مراد بیڈ کے سامنے کرسی رکھے۔

اس لڑکی کو دیکھ رہا ہے۔

میں جتنا انتہا کو اپنے لیے آسان سمجھ رہا ہوں۔۔

وہ اتنی آسان نہیں ہے میرے لیے۔۔۔

میں نے کبھی اپنے خواب میں بھی

نہیں سوچا ہوگا کہ انتہا آرزو کی بٹی ہوگی۔۔۔

میں تم سے کہنا تو بہت کچھ چاہتا ہوں۔۔

لیکن ابھی یہ وقت مناسب نہیں۔

مجھے بہت سی چیزوں کے لیے۔۔

اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔۔

اس نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر پھیرنا شروع کیا۔۔

وہ اپنے گلے میں موجود اس چین کو دیکھنے لگا۔

جو اس نے اسی کے لیے بنوائی تھی۔۔

جس چین کو دیکھتے ہی مراد نے

اس لڑکی کے لیے خرید لیا تھا۔۔

جو اس کے دل کی مراد تھی۔۔

وہ ہمیشہ اس چین کو اپنے گلے میں پہنے رکھتا تھا۔

کیونکہ وہ اکثر چیزیں خرید کر انہیں بھول جایا کرتا تھا۔

لیکن یہ وہ واحد چیز تھی۔

جو اسے کبھی نہیں بھولتی تھی۔

یہ چین انہما کے لیے مراد خان کی طرف سے تحفہ تھی۔

جسے مراد خان نے ایک وقت اسے دینا تھا۔

اس کی آنکھ صبح جا کر کھلی۔

وہ پوری رات کرسی پر ہی سویا تھا۔

اس نے ایک نظر سامنے اس لڑکی

پر ڈالی جو ابھی تک نیند کی وادیوں میں تھی۔

آمنہ باجی نے ٹھیک کہا تھا کہ یہ بہت کام چور ہے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے اس کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی۔۔

کیوں تم نے خود کشی کی ہوگی۔۔۔

کیا وجہ ہوگی اس چیز کی۔۔

اس کا ہاتھ پر موجود نشان پر انگلی رکھ کر چھو رہا تھا۔

کہ اچانک اس نے کروٹ لی۔۔

جس کی وجہ سے

مراد نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔۔

شاید وہ جاگ چکی تھی۔۔۔

میں کہاں ہوں وہ اپنا سر پکڑتی ہوئی بولی۔۔۔

جو بیٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

آپ کون ہوں۔۔۔ وہ آنکھوں کو مسلسل مسلتے ہوئے

بول رہی تھی۔۔ شاید وہ ابھی بھی نیند میں تھی۔

مراد خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

کہ اچانک اس سے مخاطب ہوا۔۔

کل ہماری شادی تھی۔۔

اور آپ اچانک بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

اور میں آپ کا شوہر مراد آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔۔

جب کہ انتہا مراد لفظ سن کر ہی اسے غور سے دیکھنے لگی۔۔

بچے کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا گھور کر۔

۔ یہ فقرہ سنتے ہی اس نے اپنی نظر جھکا لی۔۔۔

پوری رات کرسی پر بیٹھا رہا ہوں۔۔

وہ اس کی طرف دیکھتا بولا۔۔

آپ کیوں کرسی پر بیٹھے رہیں۔۔

بیڈ پر تمہارا قبضہ جو تھا۔۔

وہ اس کے سوال کا جواب دیتا ہوا بولا۔

تو آپ مجھے اٹھا دیتے۔۔

وہ اپنے سوال کا جواب سنتے ہوئے بولی۔۔

اور تم اٹھ جاتی۔۔ گھوڑے بیچ کر سوئی تھی تم۔۔

وہ اس سے ایک بار پھر مخاطب ہوا۔

آپ کو کس نے کہا تھا کہ مجھے اپنا کمرہ دکھائیں۔۔

مجھے کیا پتہ تھا کہ تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔۔

ساری غلطی آپ کی ہے۔۔

وہ اسے قصور وار ٹھہرا رہی تھی۔۔

جس نے اسے کمرہ دیکھنے پر اصرار کیا تھا۔

میں نے تو آپ سے کہا بھی تھا۔۔

کہ مجھے میرے کمرے کا بتائیں۔۔

میں وہاں چلی جاتی ہوں۔۔

آپ کو شوق تھا کہ مجھے اپنے

کمرے کی ڈیکوریشن دکھانے کا۔۔

میری کمر میں درد ہو رہا ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔

وہ ایک بار پھر بولا۔۔۔

تو کون سے حکیم نے آپ کو کہا تھا۔۔

کرسی پر سونے کے لیے۔۔

انہتا اس کو طنز کرتی ہوئی بولی۔۔

بے ہوش میں ہوا تھا کہ تم۔۔۔

یہ تو شکر کرو کہ میں نے تمہیں اٹھا۔

کر بیڈ پر لٹا دیا ورنہ تم زمین پر ہی پڑی رہتی۔۔

ویسے بہتر یہی تھا کہ تم زمین پر ہی پڑی رہتی۔۔

تم نے مجھ سے ہی بدلہ لیا ہے۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا ہوا بول رہا تھا۔

میں نے آپ سے کون سا بدلہ لینا ہے۔۔۔

میری کون سی آپ سے کوئی دشمنی ہے۔۔

جب کہ وہ لڑکی تو بچوں کی

طرح اس سے بحث پہ لگ پڑی تھی۔۔۔

راستے میں تمہیں گاڑی سے اتارا تھا۔

اس چیز کا بدلہ نہیں لیا تم نے مجھ سے بتاؤ۔

خیر چھوڑو اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔

لیکن اب جلدی سے میرے بیڈ سے اٹھو۔

مجھے ہرگز پسند نہیں ہے کہ میرے

بیڈ پر کوئی نامحرم لڑکی سوئے۔

بغیر کسی رشتے کے۔

جبکہ انہتا یہ بات سن کر حیران ہو گئی۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔

وہ تھی تو نامحرم ہی۔

نہ اس سے اس کا کوئی رشتہ تھا۔

وہ پوری رات اس کے کمرے پر سوئی تھی۔

اگر یہی چیز حویلی میں ہوئی ہوتی۔۔۔

تو کیا تماشہ ہوتا۔۔۔

جبکہ وہ سوئی بھی ایسے کمرے میں تھی۔۔

جہاں ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی سوچتی دل ہی دل میں بولی۔۔

مراد کی بچپن سے ایک عادت تھی۔۔

وہ اپنے کمرے میں کسی نامحرم کو برداشت نہیں کرتا تھا۔

اس کے کمرے میں اگر کسی کو آنے کی اجازت تھی تو۔۔

وہ صرف اس کے ماں، باپ، بہن بھائی، تھے

یہاں تک کہ اس کی بھائیوں کی بیویاں

بھی اس کے کمرے میں نہیں آسکتی تھی۔۔

یہ انہتا ہی تھی جو بغیر کسی رشتے کے۔۔

اس کے کمرے میں بار بار پائی جاتی تھی۔۔

جتنی مرضی محبت سہی لیکن۔۔۔

مراد کے لیے تھی تو وہ نامحرم ہی۔۔۔

وہ اپنا کمرہ تک خود صاف کرنے والا۔۔

کیسے اپنے کمرے میں اسے برداشت کر سکتا تھا۔۔

بغیر کسی رشتے کے۔۔

جتنی مرضی لڑکیاں اس کے سامنے تیار ہو کر کھڑی ہو جائے۔

مجال ہے کہ کسی کو بھی دیکھنے کی زحمت کریں۔۔

وہ انہتا ہی تھی جو اسے بار بار۔۔

یہ زحمت کرنے پر مجبور کرواتی تھی۔۔۔

لیکن اگر اب اس نے یہ زحمت کر ہی لی تھی۔۔۔

تو اب ایک اجنبی سے محرم تک کا سفر۔۔۔

تو طے کرنا فرض تھا مراد خان پر۔

انہی عادتوں کی وجہ سے وہ خاندان میں بہت مشہور تھا۔

لیکن انہما کو ان عادتوں کا ذرا علم تک نہ تھا۔

انہما اس کی ساری عادتیں خراب کر رہی تھی۔

اور وہ یہ اچھے سے جان چکا تھا۔۔۔

نیچے آجاؤ ناشتہ کرتے ہیں پھر۔۔۔

وہ کہتا ہوا کمرے سے جانے لگا۔

جب کے پیچھے انہما اسے سنتے رہ گئی۔

جاری ہے

